Farzana Ali
06-01-2026

اسلامیات

Part - II

سوال نمبر: 01

اسلام کے بنیادی عقائد کو بالعموم اور آخرت کا نظریہ بالخصوص بیان کریں۔ اسلام ان کے ذریعے فرد اور معاشرے کی زندگی کی اصلاح کیسے کرتا ہے؟

تمہید:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف انسان کی دنیاوی زندگی بلکہ روحانی زندگی کو صحیح راستے پر لاتا ہے۔ اس کے بنیادی عقائد یعنی

عقیدہ توحید (اللہ کی وحدانیت)

عقیدہ نبوت (رسول ﷺ اللہ کے آخری نبی)

اور

عقیدہ آخرت (قیامت)

انسان کی شخصیت اور کردار کی بنیاد رکھتے ہیں۔

یہ عقائد انسان کو نیکی اور برائی، حق اور باطل

اور دنیا اور آخرت کے درمیان فرق سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ خاص طور پر عقیدہ آخرت انسان کو یاد دلاتا ہے کہ ہر عمل کا حساب ہوگا۔ جس سے فرد میں اخلاقی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ اور معاشرہ عدل، بھائی چارہ اور پرامن رویوں پر قائم رہتا ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد:

1) عقیدہ توحید:

لغوی معنی: وحدانیت، یکتا

اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں اس سے مراد کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا تمام جہانوں کا مالک ہے وہی رازق ہے وہ یکتا ہے۔ تمام مخلوق اس کے محتاج ہے مگر وہ کسی کا محتاج نہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

توحید کے اقسام:

1/ توحید فی الذات: اللہ اپنے ذات کے حساب سے یکتا ہے

۲/ توحید فی الصفات: اللہ اپنے صفات کے حساب سے یکتا ہے۔ جو صفات قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے ان صفات میں اللہ یکتا ہے اس میں ان کا کوئی شریک نہیں۔

۳/ توحید فی الافعال: اللہ اپنے افعال میں کسی شی کے محتاج نہیں وہ تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے اور اسے کسی کی کوئی ضرورت نہیں۔

ii/ عقیدہ آخرت:

اصطلاح میں آخرت سے مراد وہ عقیدہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور ختم ہو جانے والی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب ساری ارواح کو قبض کیا جائے گا اور پھر روز قیامت سب کو دوبارہ زندگی عطا فرمائے گے اور اچھے برے اعمال کا فیصلہ ہوگا۔

"اور وہی ہے جو تمہارے اعمال کو شمار کرے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق جزا دے گا۔"
(سورۃ الزمر)

iii/ عقیدہ نبوت:

یہ ایک بنیادی عقیدہ ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت اور پیغام انسانوں تک پہنچانے کیلئے نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ تمام نبی اللہ کے

منتخب بندے ہیں جو لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ کے احکام کی تعلیم دیتے ہیں آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ جن پر قرآن اور سنت کے مطابق ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے واجب ہے۔ اور ہر مسلمان اس کی تصدیق پہلا کلمہ قبول کر کے کرتے ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

IV/ آسمانی کتاب (قرآن):

اللہ کی طرف سے نازل کی گئی مقدس کتاب قرآن ہے جو ہدایت، قوانین اور دین کے اصولوں کا بیان کرتی ہے۔

"ہم نے تم پر قرآن نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو سیدھی راہ دکھاؤ جو اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔ اور جو ایمان لائے گا اس کیلئے ہدایت ہے۔" (البقرہ)

IV فرشتے:

فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں اور اللہ کے احکام بجاتے ہیں اور مخلوق کی حفاظت کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

۳۔ اور ہم نے ہر انسان کیلئے دو فرشتے مقرر کئے ہیں۔ ایک دائیں اور دوسری بائیں طرف جو اس کے اعمال لکھتے ہیں۔" (سورۃ ق)

اسلام کے عقائد کا معاشرتی زندگی کی اصلاح کیلئے اہم کردار:

اسلام کے تمام عقائد کا معاشرتی زندگی اور اس کے اصلاح میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جیسے کہ

توحید: انسان کو شرک سے روکتا ہے اور اخلاق مساوات اور بھائی چارہ کو فروغ دیتی ہے۔

قرآن: انسان کو نیکی اور بدی، حق اور باطل کی پہچان دیتی ہے۔ اور صحیح راستے پر چلنے کی رہنمائی کرتی ہے۔

نبوت: حضور کی ہدایت انسان کو صبر ایمانداری نیکی اور تعاون کے راستے پر لے آتی ہے۔ نبی لوگوں کو قانون، عدل اور پرامن رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ جس سے معاشرہ مضبوط اور منظم بنتا ہے۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی اور معاشرتی اثرات:

۱۔ **خود احتسابی:** جب انسان کو یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور زندگی ایک امتحان ہے

Scanned with CamScanner

اور زندگی کے سارے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور وہاں اصل انصاف ہونے والا ہے اور نہ ہی وہاں کوئی گواہی خریدی جا سکتی ہے نہ جھوٹ بولا جا سکتا ہے بلکہ جسم کے اعضاء اپنے اعمال کی گواہی دے گا تو عقلمند انسان اپنی زندگی میں ہی احتساب کرے گا۔

۲۔ بامقصد زندگی:

انسان کا عقیدہ آخرت پر یقین اسے اپنی زندگی کو بامقصد طریقے سے گزارنے پر متوجہ کرتا ہے جب انسان کو اس بات پر عقیدہ ہو کہ یہ زندگی دائمی نہیں ہے اور کبھی کبھی ختم ہو سکتا ہے اس کی آنے والی زندگی اس کی اس زندگی پر منحصر ہے تو وہ کوشش کرے گا کہ زندگی بامقصد ہو۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔" (الحدیث)

۳۔ انصاف:

عقیدہ آخرت انصاف کو فروغ دیتا ہے۔ اس ایمان کی وجہ سے انسان دنیا کی نعمتیں استعمال ضرور کرے گا لیکن اس کا ناجائز استعمال نہیں کرے گا اور اگر کوئی دنیا میں انصاف نہیں کرے گا۔ تو اللہ کا قانون اس کا احتساب آخرت میں کرے گا۔ اسی طرح اللہ نے اس دنیا میں رتبہ اور طاقت کے ذریعے جس کے ذمے انصاف لگایا ہے اگر وہ اپنا ذمہ داری انصاف سے اس دنیا میں نہیں کرے گا تو اسکا حساب آخرت میں ضرور ہونا ہے۔ یہ عقیدہ آخرت اس دنیا میں انصاف فراہم کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔

۴۔ دنیاوی زندگی میں نہ ڈوبنا:

عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والے انسان پر اس کا اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ دنیاوی زندگی میں کھو نہیں جاتا ہے۔ اور اس کے زندگی کا اصل مقصد آخرت میں کامیابی ہوتا ہے جو کہ ایک نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔

۵۔ اخوت و بھائی چارہ:

عقیدہ آخرت معاشرے کی درستگی پر بھی اثر کرتا ہے۔ آخرت پر ایمان اور عقیدہ انسان کے دلوں میں اللہ کے سامنے اپنے اعمال کی جوابدہی کا خوف پیدا کرتا ہے۔ اور ہر انسان کے دل میں محبت اپنے رشتہ داروں، ساتھیوں اور ہمسایوں کیلئے پیدا کرتا ہے۔ اور ان سے اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے۔ جس سے معاشرے میں اخوت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے
اس کے علاوہ عقیدہ آخرت

۱/ عفو و درگزر
۲/ ایفائے عہد
۳/ خدمت خلق کا جذبہ
۴/ انصاف کی ترغیب

بھی دیتا ہے جس سے معاشرہ اور معاشرے کے افراد دونوں کی اصلاح ممکن ہے۔

حاصل کلام:

اسلام کے بنیادی عقائد میں توحید، نبوت، آخرت اور فرشتہ اور قرآن پر ایمان شامل ہے۔ یہ تمام عقائد

شرک سے بچنے، ایمان کا احساب، حق اور باطل
کی پہچان اور صبر کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ نظریہ
آخرت یاد دلاتا ہے کہ ہر عمل کا حساب ہوگا۔ اور
ان عقائد کے ذریعے اسلام نہ صرف فرد کی اخلاقی اور
روحانی تربیت کرتا ہے بلکہ معاشرے میں عدل،
مساوات اور بھائی چارہ اور پرامن رویے قائم کرتا
ہے۔

سوال نمبر: 02

نماز کے تصور کی وضاحت کریں یہ کس طرح ایک فرد کی سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی کو متاثر کرتا ہے؟

تمہید:

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے اور اللہ کی عبادت میں
سب سے اہم عمل ہے یہ انسان کو نہ صرف اللہ
کے قریب لے کر آتی ہے بلکہ اس کی شخصیت
اور معاشرتی زندگی میں نظم، اخلاق اور
روحانیت پیدا کرتی ہے۔ نماز ایک فرد کو اللہ
کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے اور دنیا و آخرت
میں کامیابی حاصل کرنے کی تربیت دیتی ہے۔
یہ نہ صرف اللہ کی عبادت کا طریقہ ہے بلکہ فرد کی
روحانی، اخلاقی اور سماجی زندگی میں بھی گہرے
اثرات مرتب کرتی ہے یہ نہ صرف دنیا اور آخرت
میں کامیاب کرتی ہے بلکہ انسان کی شخصیت میں

نظم صبر اور تقویٰ پیدا کرتی ہے۔

نماز (صلوٰۃ):

لغوی معنی: دعا یا عبادت کے ہے

اصطلاحی مفہوم: روزانہ کی پانچ فرض نماز کی ہے۔

نماز دین کا ستون ہے اور واحد ایسی عبادت ہے جو دن میں پانچ بار فرض کی گئی ہے۔ نماز دس نبوی کو معراج کی رات کو فرض ہوئی یہ وہ واحد عبادت ہے جو مکی دور میں فرض ہوئی۔

نماز کے اوقات:

۱۔ **فجر:** صبح صادق سے طلوع آفتاب تک
۲۔ **ظہر:** دوپہر سے لے کر سایہ تین گنا نہ ہو جائے
۳۔ **عصر:** سایہ تین گناہ سے لے کر غروب آفتاب تک
۴۔ **مغرب:** غروب آفتاب سے لے کر مکمل اندھیرا
۵۔ **عشاء:** اندھیرا چھا جانے سے لے کر صبح صادق تک

نماز کی اہمیت:

لفظ نماز قرآن میں 60 مرتبہ آیا ہے۔

"قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (حدیث)

نماز کی فرد کی سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی پر اثرات:

1- روحانی بلندی:

نماز کا اہم اثر روحانی بلندی ہے۔ نماز سے ہر وقت اللہ کی یاد کی شمع روشن ہوتی ہے۔ اور نماز ادا کرنے والا شخص کبھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہ سکتا۔

"بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ نزدیک اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے لہٰذا اس میں کثرت سے دعا کرو۔" (حدیث)

2- گناہوں کا کفارہ:

نماز گناہوں کا کفارہ ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ "یہ بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو جس میں پانچ وقت نہائے تو اس کے جسم پر میل نام کی کوئی چیز باقی رہ جائے گی؟ لوگوں نے عرض کیا اس صورت میں یقیناً کوئی میل باقی نہ رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ نمازوں کے ذریعے سے بالکل اسی طرح گناہوں کو مٹاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

آپؐ ایک اور حدیث میں فرماتے ہیں کہ

"مسلمان بندہ اللہ کی رضا کیلئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے خزاں میں درخت کے پتے۔"

3۔ جسمانی پاکیزگی کا باعث:

نماز کا ایک اثر یہ بھی رہتا ہے کہ انسان جسمانی پاکیزگی حاصل کرتا ہے پانچ وقت کی نماز کے ساتھ وضو سے انسان کے جسم کے زیادہ تر اعضاء پاک اور صاف ہو جاتے ہیں۔

"اے ایمان والو! جب بھی تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو۔ اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔ اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کے ذریعے جسم کو پاک کرو۔"

4۔ اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کا ذریعہ:

نماز ادا کرنے سے اللہ کے ساتھ تعلق پیدا ہوتا ہے اور انسان کی ساری زندگی اللہ کے احکامات کے تابع ہو جاتا ہے۔

۵۔ اللہ سے مدد کا بہترین ذریعہ:

نماز اللہ سے مدد طلب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اہلِ ایمان پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی سنت میں یہ شامل تھا کہ جب کبھی آپ ﷺ پر کوئی مشکل پیش آتی آپ ﷺ نماز کو رجوع کرتے۔

"اور مدد چاہو! صبر اور نماز کے ذریعے" البقرہ

۶۔ گناہوں سے دور رہنا، برائی سے حفاظت:

نماز کا روحانی اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ برے اور فحش کاموں سے بچاتی ہے۔ انسان جب بھی اللہ کے سامنے نماز کی ادائیگی کھڑا ہوتا ہے تو اس بات کا تجدید کرتا ہے کہ وہ اس کی نافرمانی نہیں کرے گا۔

"بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برائی سے"
(سورۃ العنکبوت)

۷۔ وقت کا پابند بنا دینا:

نماز انسان کو وقت کا پابند بنا دیتا ہے جو مسلمان پابندی سے دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے اسے وقت کی اہمیت اور پابندی کا احساس ہوتا ہے۔

۸) عاجزی پیدا ہوگی۔

باجماعت نماز کی ادائیگی کے دوران صف بندی کا کوئی اصول اس بات پر مرتب نہیں کہ امیر اور غریب میں فرق ہو یا کسی تعصب کے بنا پر صف بندی کی جائے بلکہ اسلام کا حسن یہ ہے کہ تمام مسلمان اللہ کے دربار میں کھڑے ہو جاتے تو سماجی اور معاشرتی کوئی فرق نہیں رہتا۔

۹) اتفاق کا ذریعہ:

نماز سے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا ہوتا ہے۔

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ بازی نہ کرو" (آل عمران)

نماز مسلمانوں کو اکھٹا کرتی ہے۔

۱۰) بھائی چارہ:

باجماعت نماز مسلمانوں کے دل میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا کرتی ہے نماز ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے کے لوگ دن میں پانچ مرتبہ ملاقات ہوتا ہے جو مصروف زندگی میں شاید ویسے ملاقات ممکن نہ ہو۔

اطمینانِ روح کا باعث:

نماز روحانی سکون یا طبی اطمینان کا ذریعہ ہے
قرآن میں اللہ فرماتے ہیں

"بے شک اللہ کی ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔" (سورۃ الرعد)

15

حاصل کلام:

نماز انسان کو روحانی سکون، اخلاقی تربیت اور سماجی نظام فراہم کرتا ہے یہ عبادت نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی کو بہتر کرتا ہے - بلکہ اللہ اور بندے کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے۔ اور معاشرے میں بھائی چارہ اتحاد اور عدل قائم کرتی ہے اس لئے اسلام میں نماز کی اہمیت بہت زیادہ ہے

سوال نمبر: 03

اسلام نے خواتین کے وقار کو کس طرح تسلیم کیا۔ اسے برقرار رکھنے کیلئے کیا کوشش کی گئی ہیں۔

تمہید:

اسلام ایک مکمل دین ہے جو انسان کے حقوق اور عزت و وقار کا محافظ ہے انسانی وقار

کو تسلیم کرنا اور اسے برقرار رکھنا اسلامی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے خاص طور پر خواتین کے وقار اور عزت کے تحفظ کیلئے قرآن و سنت میں واضح ہدایت دی گئی ہیں تاکہ معاشرہ انصاف برابری اور احترام کی بنیاد پر قائم ہو۔

اسلام میں عورت اور خواتین کا وقار و مقام:

i۔ زمانہ جاہلیت:

زمانہ جاہلیت میں عورت کو انتہائی برے طریقے سے رکھا جاتا تھا۔ عورت کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا جب کبھی عورت کے یہاں لڑکی کی پیدائش ہوتی تو شرم محسوس کیا جاتا۔

زمانہ جاہلیت میں خواتین کو ملکیت سمجھا جاتا تھا انہیں وراثت میں حصہ دینے کا کوئی قانون نہیں تھا بلکہ عورت ذات کو خود وراثت بنا لیا جاتا تھا۔ یعنی ایک شخص کے وصال کے بعد اسکی بیویاں اسکے بیٹے کے وراثت میں اسے ملتی تھی

ii۔ اسلام آنے کے بعد عورت کا مقام:

1۔ مرد اور عورت اللہ کے نزدیک برابر:

اسلام نے لوگوں کو اس بات پر قائل کیا کہ مرد اور عورت اللہ کی نگاہ میں برابر ہیں جہاں مرد کی عزت اور جان و مال کا تحفظ ہے اسی طرح عورت

کا بھی مقام و مرتبہ ہے

ii - ماں کا مقام و مرتبہ:

اسلام میں ماں کو بلند درجہ دیا ہے۔ آپؐ نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ

"ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔"

iii - بیوی کا مقام:

اسلام سے پہلے عورت کو بطور بیوی کوئی حقوق نہیں ہوتے تھے۔ ایک مرد اپنی مرضی سے جتنی مرضی شادیاں کر سکتا تھا۔ مگر اسلام نے بطور بیوی عورت کو ایک اہم مقام دیا ہے۔ اور ان کے ساتھ بہترین عمل کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔" (حدیث)

iv - بیٹی کا مقام:

اسلام میں بیٹی کو ایسی اہمیت دی گئی ہے کہ حضرت محمد ﷺ جب حضرت فاطمہؓ آتی تو ان کی آمد میں خوشی سے کھڑے ہو جاتے اور پیار کرتے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق کی اہم تعلیمات:

۱۔ زندگی کا حق:

اسلام نے سب سے پہلے عورت کو زندگی کا تحفظ کا حق دیا ہے۔ اسلام سے پہلے اہلِ عرب عورتوں کو زندہ دفن کرتے تھے جبکہ اسلام نے عورتوں کی جان و مال کی حفاظت کی ہے۔

۲۔ تعلیم کا حق:

اسلام میں خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا تاکہ وہ نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی علم سے بھی مستفید ہو سکے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" (حدیث)

۳۔ شادی کیلئے رضامندی:

اسلام میں ہر عورت کو شادی میں رضامندی کا حق حاصل ہے۔ بغیر رضامندی کے نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔

۴۔ خلع کا حق:

اسلام نے عورت کو خلع کا حق بھی دیا ہے اگر وہ قاضی کے پاس جا کر کیس دائر کرے تو اسے خلع مل سکتا ہے۔

(B)

5- دوبارہ نکاح کا حق:

اسلام عورتوں کو دوبارہ نکاح کرنے کا حق بھی دیتا ہے چاہے وہ کسی بھی حصے میں ہو تو اسے نکاح کا حق حاصل ہے. زندگی کے مختلف حصے میں مختلف ضروریات ہوتی ہے جیسے کہ سہارے کا ضروری ہونا۔ اسی لیے عورت کو یہ حق حاصل ہے۔

6- ملکیت کا حق:

اسلام نے عورتوں کو ملکیت کے حق سے نوازا. جیسے کہ سورۃ النساء میں اللہ فرماتے ہیں:

"اور مردوں کا ان میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کا ان میں جو انہوں نے کمایا."

7- کاروبار کا حق:

اسلام نے عورتوں کو کاروبار کا حق بھی دیا ہے اسکی واضح مثال حضرت خدیجہ ؓ ہے جو اپنے وقت کی کامیاب کاروباری خاتون تھی. اور آپ ؐ نے انہیں کبھی تجارت سے منع نہیں کیا

8- نان و نفقہ کا حق:

اسلام نے مردوں کو عورتوں کا کفیل بنایا. عورتوں کی نان و نفقہ کی ذمہ داری مردوں پر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"مرد عورتوں کے نگران ہے."

۹۔ میراث کا حق:

اسلام نے عورت کو میراث کا حق بھی دیا ہے خواتین کا وراثت کا میں حق ملکیت بیٹی کی حیثیت سے بہن کی حیثیت سے اور بیوی اور ماں کی حیثیت سے واضح ہے غرض ہر حیثیت سے عورت کا حق محفوظ ہے

۱۵۔ مہر کا حق:

اسلام نے عورت کو مہر کا حق دیا ہے۔ وہ نکاح سے پہلے جتنی چاہے مہر مختص کر سکتی ہے

"اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیا کرو"
(سورۃ النساء)

نتیجہ / حاصل کلام:

اسلام نے انسانی وقار اور خواتین کے حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے واضح اصول وضع کیے ہیں اور انہیں برقرار رکھنے کیلیے عملی اقدامات کیے ہیں تعلیم، مالی حقوق، ازدواجی حقوق اور قانونی تحفظ کے ذریعے خواتین کے وقار کی حفاظت ممکن ہوتی ہے۔ اس طرح اسلام نہ صرف فردی شخصیت اور وقار کو مضبوط کرتا ہے بلکہ خواتین کے وقار کی تحفظ کو ممکن بنا کے ایک متوازن اور پرامن معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔

سوال نمبر: 07

مختصر نوٹ لکھیں۔

۱۔ اسلامی قانون کے ذرائع:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس طرح زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی فراہم کرتا ہے ہر قسم کے نظام دینے اسلام میں قوانین اور اصول موجود ہیں۔ یہ اصول اور قوانین متعدد ذرائع سے اخذ کیے جاتے ہیں۔

۱۔ بنیادی ذرائع:

قرآن اور سنت

ii۔ ثانوی ذرائع:

اجماع
قیاس
اجتہاد

۱۔ قرآن:

اللہ کا کلام ہے جو جبرائیل کے ذریعے رسول کے قلب پر نازل کیا ہے۔ اور آپ کے زمانے سے لے کر اب تک بغیر کسی شک و شبہ

سے بے روایت کیا جاتا ہے۔
30 پاروں اور 114 سورتوں پر مشتمل ہے

2۔ سنت:

سنت سے مراد زندگی کا وہ طریقہ ہے جو حضور ﷺ کے اقوال، افعال اور اعترافات پر مشتمل ہے
سنت کا موضوع رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ ہے جیسا مقصد آپ ﷺ کے نقش قدم پر چل کر ابدی خوشی اور کامیابی کا حصول ہے

سنت ان معاملات میں روشنی ڈالتا ہے جن کا ذکر قرآن میں موجود نہیں۔ جیسے
قرآن بتاتا ہے کہ نماز پڑھو۔
نماز پڑھنے کا طریقہ سنت سے ملتا ہے۔

3۔ اجماع:

اجماع علماء کے اتفاق سے مسائل کے حل کے اصول طے ہوتے ہیں
اس کی اقسام درج ذیل ہیں

اجماع عام: وہ حکم جس پر امت کے فقہا کا اتفاق رائے ہو

اجماع خاص: وہ حکم جس پر کسی خاص علاقے کے فقہا کا اتفاق رائے ہو

اجماع قولی: جہاں پر اتفاق کا اظہار قولی طور پر کرتے ہیں

اجماع سکوتی: جہاں کوئی اختلاف کی آواز بلند نہ کرتا ہو

4۔ اجتہاد:

وہ عمل جس کے ذریعے مجتہد کسی نتیجے پر پہنچتا ہے۔

مجتہد کا شرعی احکام کے علم کی تلاش میں اپنی کوشش کرنا۔

قرآن و سنت میں کامل غور کرکے اس کی روشنی میں مسائل حل کرنے کا نام ہے

5۔ قیاس:

اس سے مراد شرعی احکام کو اصل کیس سے نئے نئے مقدمے تک بڑھانا۔ کیونکہ نئے مقدمے کا وہی اثر ہے جو سابقہ میں موجود تھی۔

مثال: شراب نوشی قرآن میں ممنوع
دورِ حاضر کے نشہ آور ~~اجو~~ کیمیکلز پر۔
اثر

اسلام میں تعلیم کی اہمیت

اسلام میں تعلیم کو بہت بلند مقام حاصل ہے اور اسے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔

تعلیم کا مقصد صرف دنیاوی تعلیم حاصل کرنا نہیں بلکہ انسان کی روحانی، اخلاقی اور معاشرتی ترقی کو یقینی بنانا بھی ہے۔

۱۔ روحانی ترقی:

قرآن و سنت کی تعلیم انسان کے دل میں تقویٰ ایمان اور اللہ کے قرب کو مضبوط کرتی ہے۔ علم انسان کو گناہوں سے بچنے کی اور نیکی کا حکم دیتا ہے۔

اللہ نے انسان کو علم سے عزت دی۔ (سورۃ العلق)

۲۔ اخلاقی تربیت:

تعلیم کے ذریعے فرد اپنے رویے اور اخلاق کو بہتر بناتا ہے جو خاندان اپنے معاشرے اور عمل میں مثبت اثر ڈالتا ہے۔

۳۔ معاشرتی ترقی:

تعلیم یافتہ معاشرے میں مساوات قائم رہتا ہے۔ علم سے لوگ معاشرتی مسائل کو سمجھ کر ان کا حل نکالتے ہیں۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے فرض ہے۔ حدیث

۴۔ معاشی اور عملی خودمختاری:

تعلیم سے انسان کو تجارت، کام، اور معاشی

سرگرمیوں میں کامیابی دیتی ہے۔ علم انسان کو معاشرتی
خدمت کے قابل بناتا ہے۔

5۔ دینی تعلیم:

قرآن میں تعلیم اور علم کو بار بار اہمیت دی گئی ہے۔
اور مسلمانوں کو سوچنے سمجھنے اور تحقیق کرنے
کی ترغیب دی گئی ہے
تعلیم انسان کو دین اور دنیا میں صحیح فیصلہ کرنے
کی صلاحیت دیتی ہے۔

نتیجہ:

اسلام میں تعلیم صرف ایک علمی فریضہ نہیں ہے
بلکہ روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اصلاح کا
ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو اللہ کے قریب لاتی ہے۔
اخلاقی تربیت دیتی ہے۔ معاشرے میں عدل
اور مساوات قائم کرتی ہے اور قوم کی ترقی کی
بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اسی وجہ سے علم اور تعلیم
اسلام میں سب سے بڑی نعمت اور فرض
قرار دیا گیا ہے۔

12

This is the perfect attempt
Keep it up
Keep the length of all questions equal
Wish a very good luck

Scanned with CamScanner